صاف وشفاف پتھر سے تیمم کرنا

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2797

تاریخ اجراء: 08 ذوالحجۃالحرام 1445ھ / 15 جون 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا صاف و شفاف پتھر سے تیمم کرنے سے تیمم ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ہر اس چیز سے تیمم کرنا جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو، اور صاف وشفاف پتھر بھی چونکہ زمین کی جنس سے ہے، لہذا اس سے تیمم کرنے سے تیمم ہو جائے گا، ایسا نہیں ہے کہ پتھر پر مٹی یا غبار ہو گا تو ہی اس پر تیمم کر سکتے ہیں اور صاف وشفاف پتھر ہو تو اس پر تیمم نہیں کر سکتے، بلکہ صاف وشفاف پتھر سے بھی تیمم ہو جائے گا، اس پر غبار وغیرہ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

اس سے تیمم کرنے کے دو طریقے ہیں:

(1) ایک یہ کہ اس پر ہاتھ پھیر کر اس ہاتھ کو اعضائے تیمم پر پھیرا جائے۔

(2) اور دوسرا یہ کہ خود پتھر ہی کو اعضائے تیمم پر پھیر لیا جائے۔

بہر حال کوئی سا بھی طریقہ اپنایا جائے، اس میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ بال کی نوک برابر بھی کوئی حصہ ایسا نہ رہ جائے کہ جس پر ہاتھ یا پتھر نہ پھرے، ورنہ تیمم نہیں ہو گا۔

نیز یہ بھی ضروری ہے کہ وہ پتھر پاک ہو اور اس پتھر پر زمین کی جنس کے علاوہ کسی اور چیز کا جرم نہ ہو۔

بدائع الصنائع میں ہے: ”قال أبو حنيفة ومحمد: يجوز التيمم بكل ما هو من جنس الأرض“ ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: ہر اس چیز سے تیمم کرنا جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔

(بدائع الصنائع، جلد 01، صفحہ 53، دار الکتب العلمیۃ)

مبسوط سرخسی میں ہے:”ثم حاصل المذھب أن ما کان من جنس الأرض فالتیمم بہ جائز، وما لا فلا“ترجمہ: پھر مذہب کا حاصل کلام یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو زمین کی جنس سے ہو، اس سے تیمم کرنا جائز ہے، اور اگر زمین کی جنس سے نہ ہو تو اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔(المبسوط للسرخسی، جلد01، صفحہ109، دار المعرفۃ بیروت)

صاف و شفاف پتھر پر تیمم کرنے سے متعلق بنایہ میں ہے:”أي الغبار الذي یلتزق بالید لیس بشرط عندہ، فحینئذ لو تیمم بالحجر الأملس والصخرۃ الملساء یجوز“ترجمہ:(تیمم کے لیے) وہ غبار جو ہاتھوں میں لگ جائے، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط نہیں، پس اگر کوئی شخص شفاف پتھر پر اور شفاف چٹان پر تیمم کرے، تو کر سکتا ہے۔(البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد01، صفحہ536، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں:”کوئی حصہ ایسا نہ رہے۔ یہ شرطِ استیعاب کا بیان ہے کہ جتنے منہ اور جتنے ہاتھوں کا دھونا وضو میں فرض ہے، اس تمام حصہ پر تیممِ غیر معہود میں جنسِ ارض اور معہود میں ہاتھ کا پہنچنا فرض ہے یہی صحیح ہے اور یہی ظاہر الروایۃ اور اسی پر اعتماد۔ تو اگر ایک بال کی نوک بھی ہاتھ یا جنسِ ارض پہنچنے سے باقی رہ گئی، تیمم نہ ہوگا، تو لازم ہے کہ انگوٹھی، چھلّے، کنگن، پہنچیاں، چوڑیاں، کفِ دست اور کلائی کا ہر گہنا اتار لیا جائے یا اسے ہٹا ہٹا کر مسح یا ایصالِ جنس کیا جائے۔"(فتاوی رضویہ، جلد03، صفحہ715، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "پکّی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گیرو کَھریا مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔"(بہار شریعت، ج01، حصہ02، ص358، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net